۲۹۷/۱۵۶
۲۹۳ ح ک
بانخ شد
سازمان کتابخانه‌ها، موزه‌ها و مرکز اسناد آستان قدس رضوی
معاونت فرهنگی - اداره مخطوطات

(شناسنامه چاپ سنگی)

نام کتاب: حضرت یوشع بن نون علیه السلام

مؤلف: کامران پوری، مجتبی حسن

مترجم/ شارح/ مصحح:

موضوع: ۱. قرآن - قصه‌ها ۲. یوشع بن نون

زبان: اردو

سال چاپ: — محل چاپ: لکهنو

کاتب: — تاریخ کتابت: —

طول: ۱۸ عرض: ۱۲/۲ شماره صفحه: ۳۲

شماره عمومی: ۲۴۱۲۴ کتابخانه/ بخش:

وقفی/ خریداری: سوق تاریخ: تیر ۱۳۳۵

☐ مصور ☐ درسی ☐ گراوری ☐ افست

ملاحظات:

۲۹۷/۱۵۶
۲۹۳۲ ک

کتابخانه آستانقدس

اسم کتاب: حضرت یوشع بن نون — اردو
مصنف: دکتر سید مجتبی حسن کامون پوری
مؤلف:
سال ۱۳۱۸ خورشیدی
بازبینی شد
خطی: سنگی نستعلیق لکهنو
چاپی:
سال چاپ یا تحریر: — عدد اوراق: ۲۴۱۲۶
جزء کتب: تاریخ شماره:
شمارهٔ عمومی: ۲۱۲۷۷ شماره قبض:
واقف: مؤلف تاریخ وقف: تیر ۱۳۳۵
طول: ۱۸ عرض: ۱۲٫۲ گنجه:

۹۹۹٫۱۷

سیرۃ الانبیاء ع

مجلس علمی باغ ٹکا لکھنؤ

حضرت یوشع بن نون علیہ السلام

سال ۱۳۱۸ خورشیدی
بازبینی شد

کتابخانه مرکزی آستان قدس رضوی
شماره اموالی ۲۱۲۷۷

کتابخانہ آستانہ قدس

از

سلطان المحققین شرف العلماء مؤرخ اعظم حضرت علامہ سید محمد مجتبیٰ حسن صاحب قبلہ ﷺ

کامون لیم ری، مجتہد العصر، ماہر تاریخ و اخلاق و علوم جدیدہ از ہر یونیورسٹی

استاذ علوم ~~مشرقیہ لکھنؤ~~ دینیات مسلم یونیورسٹی علیگڑھ، ہندوستان

مطبوعہ سرفراز قومی پریس نادان محل روڈ لکھنؤ
قیمت ۸ / محصول ۱ /

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تعارف

ایسے انسانوں کی سیرت پر کتابیں گویا نہیں ہیں جن کی زندگی ہمارے لئے نمونہ ہے محمد و آل محمد کے نقطۂ نظر سے انبیاء کرام کی سیرت ہمارے لئے شمع ہدایت ہے۔ برادر بزرگ حضرتِ سلطان المحققین علامہ سید **مجتبیٰ حسن** صاحب قبلہ کاموں پوری مجتہد العصر دام ظلہ نے سیرت انبیاء پر مقالات کا جو سلسلہ شروع فرمایا ہے اگر وہ تکمیل کے درجہ کو پہونچ جائے تو ہمارے سامنے معیاری زندگی کی بہترین مثالیں مجسم ہو کر آجائیں۔ اگر پانچ سو علم دوست حضرات اپنے نام خریداروں کے رجسٹر میں درج کرالیں اور یہ اجازت دیدیں کہ علامہ موصوف کی جو کتاب پریس میں آئے اُن کے نام وی پی کردی جائے تو آسانی سے معلومات کا یہ خزانہ ہر ترقی پسند و روحانیت دوست تک پہونچ سکتا ہے۔

سنہ ۱۳۷۰ھ سنہ ۱۹۵۱ء

(مولانا) سید محمد علی کاموں پوری (فقیہ فاضل و فاضل ادب، منشی کامل الہ آباد دیوبری۔ فاضل تفسیر و فاضل ادب و دبیر کامل لکھنؤ یونیورسٹی)

حضرت یوشع بن نونؑ کی زندگی کا مطالعہ

از مؤرخ اعظم جناب علامہ سیّد مجتبیٰ حسن صاحب قبلہ مجتہد العصر کاموں پوری استاد علوم مشرقیہ لکھنؤ یونیورسٹی

فہرست مطالب حضرت یوشع قرآن میں۔ فتیٰ کے معنی۔ رجلان کی تفسیر ائمہ اہلبیت اور یوشع۔ خاندان و نسب۔ توریت میں ان کا ذکر۔ کتاب یوشع جانشینی۔ حضرت موسیٰ کے بارہ۱۲ وصی۔ ان کے اوصیا کی مدت تبلیغ۔ اور ائمہ اہلبیت کی مدّت امامت کی یک رنگی۔ حدیث منزلت میں حضرت یوشع سے تشبیہ۔ خطبۂ غدیر میں یوشع کا ذکر مفجع بصری شاعر کی نظم۔ یوشع کی قیادت۔ عمالقہ سے جنگ زوجہ حضرت موسیٰ کی یوشع کے مقابلہ میں صف کشی۔ یوشع کے لئے حبس شمس امیر المومنین علیہ السلام کے لئے رجعت شمس۔ مداح امیر المومنین کے لئے رجعت شمس کا دعویٰ۔ کیا عقیدۂ رجعت شمس غلو ہے۔ مخالفین یوشع عذاب کی زد میں۔ یوشع اور شرف مصاحبتِ امام عصرؑ۔ حضرت یوشع کی شہادت۔ امام حسن علیہ السلام کے خطبہ سے انکشاف تاریخی۔ درس۔

قرآن مجید میں حضرت یوشع کا ذکر سورۂ کہف پ۱۵ ۶۰-۶۳ میں حضرت یوشع کا ذکر ذیل کے آیات میں آیا ہے۔

واذ قال موسی لفتاہ۔ وہ وقت یاد کرو جب موسیٰ خضر کی ملاقات

لاابرح حتی ابلغ مجمع البحرین او امضی حقبا۔ فلما بلغا مجمع بینهما۔ نسیا حوتهما۔ فاتخذ سبیله فی البحر سربا۔ فلما جاوزا قال لفتاه اٰتنا غداءنا لقد لقینا من سفرنا هذا نصبا قال ارایت اذ اوینا الی الصخرة فانی نسیت الحوت وما انسانیه الا الشیطان، ان اذکره اتخذ سبیله فی البحر عجبا، قال ذٰلک ما کنّا نبغ۔ فارتدا علی اثارهما قصصاً

کو چلے تو اپنے "جوان" (وصی "یوشع") سے بولے کہ جب تک میں دونوں دریاؤں کے ملنے کی جگہ پر پہونچ جاؤں چلنے سے باز نہ آؤں گا۔ اگر ملاقات نہ ہو تو برسوں یونہی چلا جاؤں گا۔ پھر جب یہ دونوں ان دریاؤں کے ملنے کی جگہ پہونچے تو اپنی بھنی مچھلی چھوڑ آئے۔ تو اس نے دریا میں سرنگ بنا کر اپنی راہ لی۔ پھر جب کچھ اور آگے بڑھے تو موسیٰ نے اپنے جوان (وصی) سے کہا ہمارا ناشتہ تو ہمیں دیدو ہم آج کے سفر سے تھک گئے۔۔

اس سورہ میں دو جگہ حضرت یوشع بن نون کو "فتی" کہا گیا ہے۔ یہ آیات اس موقع کی ہیں جب کہ حضرت موسیٰ اور یوشع" دونوں حضرت خضر کی تلاش میں مشغول ہیں ـــــ علامہ محسن فیض" نے تفسیر صافی میں (مطبوعہ ۱۲۸۶ھ) میں "فتی" کی تفسیر میں لکھا ہے ـــــ "اکمال" "عیاشی" و"قمی" میں امام محمد باقرؑ سے منقول ہے کہ "فتی" سے مراد حضرت یوشع بن نون" ہیں۔ تفسیر غرائب القرآن نیشاپوری میں ایک قول یہ بھی ہے کہ فتیٰ سے حضرت یوشع کے بھائی مراد ہیں، اکثر و بیشتر مفسر "فتی" سے حضرت یوشع کو مراد لیتے ہیں ـــــ یہ تسلیم کر لینے کے بعد کہ فتیٰ موسیٰ حضرت یوشع" ہیں۔ یہ بحث آتی ہے کہ فتی کے کیا معنی ہیں۔ اور انھیں

کیوں فتی کہا گیا۔ کچھ "فتی" کے معنی تابع اور غلام لکھتے ہیں۔ اور کہتے ہیں حضرت یوشع" حضرت موسیٰ کے خادم تھے۔ بلکہ "فتی" کی تشریح میں جناب رسول خداؐ کی یہ حدیث بھی سامنے لاتے ہیں۔ لیقل احدکم فتای وفتاتی۔ ولا یقل عبدی وامتی "اپنے غلام اور کنیز کو فتی" اور فتاۃ" کہو۔ عبد اور امت" نہ کہو ـــــ زمخشری نے یہ بھی لکھا ہے کہ حضرت یوشع حضرت موسیٰ سے علم حاصل کرتے تھے۔ (تفسیر کشاف ۵۷۲)

ابو مسعود م ۹۵۱ھ نے تفسیر مطبوعہ مصر ۱۹۲۸ء) میں یہ اور اضافہ کیا ہے:۔

سُمّی التلمیذ فتی وان کان شیخاً ـــ شاگرد اگر سن کے اعتبار سے بڑھا بھی ہو تو فتی ہی کہتے ہیں ـــ توریت میں "یشوع" کی کتاب ۱ مطبوعہ ۱۹۲۲ء میں ان کو موسیٰ کا خادم لکھا ہے۔ علامہ شہر آشوب نے حضرت موسیٰ اور امیر المومنینؑ کی مناسبت کے موقع پر لکھا ہے کان فتی موسیٰ یوشع، وفتی محمد علی، ولا فتی الا علی ۱۳۲) موسیٰ کے فتیٰ "یوشع تھے۔ اور محمد کے فتیٰ علی تھے ـــــــ لہذا جس معنی میں امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام رسول خدا کے فتیٰ ہیں اسی معنی سے حضرت یوشع بھی حضرت موسیٰ کے فتیٰ ہیں۔

سورۂ مائدہ میں اس موقع پر جب حضرت موسیٰ نے بنی اسرائیل سے فرمایا ہے۔ عمالقہ کا مقابلہ کرو، تو بنی اسرائیل نے کہا کہ عمالقہ طاقتور ہیں۔ ہم ان سے مقابلہ نہیں کر سکتے۔ اس موقع پر قرآن مجید میں ہے۔ قال رجلان من الذین یخافون انعم اللہ علیهما ادخلوا علیهم الباب فاذا دخلتموہ فانکم غالبون (مائدہ ۶/۲۳) ـــــ اس آیت

کی تفسیر میں رجلان کی توضیح میں علامہ محسن فیض نے صافی میں "یوشع بن نون" اور کالب بن یوقنا کے نام لکھے ہیں ـــــــ اہل کتاب انھیں نبی سمجھتے ہیں۔ احادیث پیغمبر سے بھی انکی نبوت ثابت ہے۔ آئمہ علیہم السلام کی زبان پر بھی ان کا ذکر آتا رہا ہے۔ اعمال ماہ رجب میں جن انبیاء پر صلوٰۃ ہے ان میں یوشع بن نون بھی ہیں (مصباح متہجد، حسین بن حسین حسینی مازندرانی۔ زمانۂ تالیف ۱۲۸۶ھ)

امام رضاؑ سے منقول ہے۔ کہ اصحاب رسول خداؐ میں سے کسی نے ایک تحریر پائی اور اس کو آنحضرت کی خدمت میں لایا۔ حضرتؐ نے فرمایا کہ جملہ اصحاب کو بلاؤ۔ حضرت نے بر سر منبر فرمایا۔ یہ نامہ "یوشع بن نون" وصی موسیٰ کی تحریر ہے۔ اس تحریر کا مضمون یہ تھا:۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ تمھارا پروردگار تمھارا دوست ہے۔ بہترین بندگانِ خداوہ پرہیزگار ہے جو گمنام ہو (یعنی جو ریاکارانہ شہرت کا درپے نہ ہو) بدترین خلق خداوہ ہے جو بدی میں انگشت نمائے خلائق ہو۔ جو ثواب کامل کا طالب ہو اُسے لازم ہے کہ روز یہ دعا پڑھے:۔

سبحان اللہ۔ کماینبغی للہ۔	خدا کی پاکیزگی جیسی اسکے لئے موزوں ہو۔
والحمد للہ۔ کماینبغی للہ۔	حمد الٰہی جیسی اسکے لئے موزوں ہو۔
ولا الہ الّا اللہ۔ کماینبغی للہ۔	توحید الٰہی جیسی اسکے لئے موزوں ہو۔
واللہ اکبر۔ کماینبغی للہ۔	خدا کی بڑائی اسکی شان کے مطابق۔
ولاحول ولاقوۃ الّا باللہ، وصلّی اللہ	طاقت صرف اللہ ہے۔ رضامندی الٰہی

علی رسولہ واھلبیتہ النبیّ الامیّ	کے مطابق رسول امی عربی ہاشمی
العربی الھاشمی، وصلی اللہ علی	اور اُن کی اولاد اور کل انبیاء و مرسلین
جمیع المرسلین والنبیین حتی	پر صلوات۔
رضی اللہ (ترجمہ حیات القلوب مجلسی ۱۱۱۰ھ)	

حضرت یوشع کا خاندان

مجمع الغرائب کے مصنف سلطان محمد درویش محمد بن مفتی بلخی اپنی کتاب (عہد تصنیف ۱۰۹۱ھ رحے مخطوطات لٹن لائبریری مسلم یونیورسٹی علیگڑھ) میں لکھتے ہیں ـــــــ یوشع بن نون بن امناباغ ابن عمود ابن سعد آل ابن شوبلخ بن فرائم بن یوسف ـــــــ یوشع خواہرزادہ موسیٰ بود ـــــــ حلیہ مبارکش ـــــ معتدل القامت وعظیم العینین۔ واسمر اللون، عریض الصدر، یعنی حضرت یوشع حضرت موسیٰ کے بھانجے تھے اور حضرت یوسف کی نسل میں تھے۔ اوسط قد۔ بڑی بڑی آنکھیں۔ گندم گون۔ چوڑا سینہ۔ یہ ان کا حلیہ تھا۔ علامہ محسن فیض نے تفسیر صافی میں فتیٰ کے موقع پر لکھا ہے۔ یوشع بن نون بن افرائیم بن یوسف ـــــــ

یوشع توریت میں

حضرت ہارون کے بعد توریت میں حضرت یوشع کا ذکر بہت آیا ہے اور ان کے روحانی واخلاقی کمال کا اظہار کیا گیا ہے ـــــــ

کتاب (عدد ۲۷ ۱۸ـ۲۳) میں ہے۔ تب خدا نے موسیٰ کو کہا کہ "نون" کے بیٹے یشوع کو لے وہ ایک شخص ہے جس میں روح ہے۔ اس پر اپنا ہاتھ رکھ۔ اور اسے الیعزر کاہن (فرزند ہارون م ۱۴۵۲ ق م) اور ساری جماعت کے آگے کھڑا کر۔ اور اُسے

ان کے حضور وصیت کر۔ اور اپنی عزت میں سے کچھ اسپر ڈال۔ تاکہ بنی اسرائیل کی ساری جماعت اسکی فرمانبرداری کرے۔ اور وہ الیعزر کاہن "کے آگے کھڑا ہو۔ جو اس کے کہنے سے باہر نکلیں۔ اور اس کے کہنے سے بھیتر آئیں۔ سو موسیٰ نے جیسا کہ خداوند نے اسے فرمایا تھا کیا۔ اور اس نے یشوع کو لیعزر کاہن اور ساری جماعت کے آگے کھڑا کیا۔ اور اس نے اپنے ہاتھ اسپر رکھے۔ اور اسے جیسا خداوند نے فرمایا تھا وصیت کی" ——— توریت کی ان تشریحات میں حضرت یوشع کی بڑی فضیلت ہے۔ اس میں حضرت یوشع کو حکم خدا سے بنی اسرائیل کا حکم مقرر کرنیکا ذکر ہے۔ اور یہ اظہار ہے کہ حضرت یوشع میں ایک روح جلوہ افگن تھی"۔ بنی اسرائیل میں دو طرح کے نبی ہوا کرتے تھے۔ (۱) انبیاء کبار ان میں اشعیا وارمیا وحزقیال ودانیال کا شمار ہے (۲) انبیاء صغار میں حضرت یوشع ویوئیل وحبقوق وغیرہ شمار ہوتے ہیں

حضرت یوشع کی کتاب | توریت میں یہ کتاب موجود ہے۔ اسکی ابتدا ان الفاظ سے ہوتی ہے ——— جب خداوند کا بندہ موسیٰ مرگیا تو یوں ہوا کہ خداوند نے "نون" کے بیٹے "یشوع" کو جو اسی کا خادم تھا خطاب کر کے فرمایا کہ میرا بندہ موسیٰ مرگیا ہے سو اب تو اٹھ اور اس یردن پار اس ساری قوم سمیت اس سرزمین کو جو انھیں (بنی اسرائیل) دیتا ہوں اتر جا ——— ہر ایک جگہ کو جسے تمھارے پاؤں کا تلوا پامال کرے گا ——— وہ تمھیں عنایت کر چکا۔ جیسا میں نے موسیٰ سے کہا بیابان اور اس لبنان سے لے کے بڑی نہر تک جو فرات کی نہر ہے "حوتین" کی ساری سرزمین اور دریائے اعظم تک جو سورج کے ڈھل جانے کی طرف ہے

کتابخانه مرکزی آستان قدس رضوی
شماره اموال

تمھاری سرحد ہوگی۔

تیری زندگی بھر کوئی تیرا سامنا نہ کر سکے گا۔ جس طرح میں موسیٰ کے ساتھ تھا تیرے ساتھ ہونگا۔ میں تجھ سے غافل نہ ہوں گا۔ اور نہ تجھے چھوڑوں گا۔ مضبوط ہو اور دلاوری کر اسلیئے کہ تو یہ سرزمین جسکی بابت میں نے اُن کے باپ اور دادوں سے قسم کھائی ہے میں انھیں دونگا اس قوم کی برات کروں گا۔ فقط تو مضبوط ہو۔ اور خوب دلاوری کر تاکہ تو اس سب شریعت کے موافق جس کا میرے بندے موسیٰ نے تجھ کو حکم کیا دھیان کر کے عمل کرے۔ اس سے دہنے یا بائیں ہاتھ مت پھیر تا تاکہ تو ہر جگہ جہاں جہاں جاتا ہے کامیاب ہو ——— اس شریعت کی کتاب کا ذکر تیرے منھ سے چھوٹ نہ جائے۔ بلکہ تو رات دن اس میں غور کیا کرتا تاکہ تو اس سب پر جو اس میں لکھا ہے دھیان رکھ کے عمل کرے۔ تب تو اپنی راہ میں اقبالمند ہوگا اور تب ہی تو کامیاب ہو جائے گا۔

حضرت یوشع کی جانشینی | ابو الفتح محمد بن عبد الکریم شہرستانی م ۵۴۸ھ نے ملل ونحل (مطبوعہ مصر ۱۳۱۷ھ ص ۲/۵) میں لکھا ہے ——— حضرت موسیٰ نے۔۔ "توراۃ والواح کے اسرار" یوشع بن نون کو بتلائے۔ اور اپنے بعد کے لیئے وصی بنایا۔ تاکہ یہ امانتیں اولاد ہارون کو منتقل کر دیں۔ اس لیئے کہ نبوت موسیٰ وہارون مشترک تھی۔ حضرت موسیٰ نے اپنی مناجات میں درگاہ، خدا میں کہا تھا۔ "واشرکہ فی امری" معبود ہارون کو میرا شریک بنا۔

حضرت ہارون وصی تھے۔ جب حضرت ہارون کی حضرت موسیٰ کے سامنے وفات

ہوگئی تو وصایت یوشع بن نون" کی طرف منتقل ہوگئی ــــ اور یہ منصب انھیں بطور امانت کے دے دیا گیا ــــ تاکہ وہ اُسے شبّرؑ و شبیرؑ فرزندان حضرت ہارون کو پہونچا دیں۔ اس لیے کہ وصیت و امامت دو طرح کی ہوتی ہے۔

(۱) بعض مستودع (۲) بعض مستقر ــــــــ مستودع وہ امامت ہوتی ہے جو بطور امانت سپرد کی جاتی ہے ــــــــ حدیث میں ہے۔

عن ابی عبد اللہ قال: اوصی موسیٰ الی یوشع بن نون" و اوصی یوشع بن نون الی ولد ھارون" ولم یوص الی ولدہٗ ولا الی ولد موسیٰ۔ ان اللہ لہٗ الخیرۃ یختار من یشاء ممّن یشا	حضرت موسیٰ نے حضرت یوشع کی وصیت کی۔ یوشع نے فرزند ہارون کو وصیت کی۔ اپنے فرزند کو وصیت نہیں کی۔ نہ فرزند موسیٰ کو وصیت کی۔ اس لئے کہ منصب الٰہی کے لئے کسی کا انتخاب صرف خدا کے ہاتھ میں ہے۔

(اصول کافی کتاب الحجۃ ۱۸۱) (کتاب بصائر الدرجات علامۂ راوندی)

حضرت موسیٰ کے بارہ ۱۲ وصی تھے (۱) یوشع (۲) کالب (۳) عثنیل (۴) ہود (۵) بازاق (۶) جدعون (۷) تولع (۸) بائر (۹) البصان (۱۰) ایلون (۱۱) عبرون (۱۲) عالی ــــــــ

ان اوصیا کی مدت تین سو گیارہ سال تک پہونچتی ہے ــــــــ تقریبًا یہی مُدّت آئمہ اہلبیت کے نمایاں عہد ہدایت و تبلیغ کی بھی ہے ــــــــ مشہور

حدیث منزلت میں رسول خدا نے فرمایا ہے علی منّی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ" علی کو مجھ سے وہی نسبت ہے جو ہارون کو موسیٰ سے تھی ــــ یعنی جس طرح حضرت ہارون وصی موسیٰؑ تھے ویسے ہی علی میرے وصی ذنائب و جانشین ہیں۔ حضرت ہارون کی وفات حضرت موسیٰ کے عہد میں ہوگئی تھی اسلیئے اس شبہہ کا امکان تھا کہ وصایت میں مماثلت صرف اپنے عہد میں بیان فرمائی ہے۔ اپنے بعد کا کوئی ذکر نہیں ہے اس لیئے اس مفہوم کی تکمیل اس حدیث سے ہوجاتی ہے جس میں حضرت یوشع سے تشبیہہ دی ہے اور جن کی وصایت حضرت موسیٰ کی وفات کے بعد تھی ــــــــ

علامہ بن شہر آشوب م ۵۸۸ھ نے مناقب (۱۳۸/۳) میں علی بن مجاہد کی تاریخ سے یہ حدیث لکھی ہے۔ رسولؐ نے اپنی وفات کے وقت حضرت علیؑ سے فرمایا ــــــــ انت منّی بمنزلۃ یوشع بن نون من موسیٰؑ تم کو مجھ سے وہی نسبت ہے جو یوشع کو موسیٰ سے تھی۔ یعنی جس طرح بعد وفات حضرت موسیٰ، یوشع جانشین ہوئے تم اسی طرح میرے بعد میرے نائب ہو۔

طویل خطبۂ غدیر میں امیر المؤمنین کے ذیل کے الفاظ" مصباح المتہجد" اور مناقب شہر ابن آشوب ۲/۴۲ میں ملتے ہیں:۔

ھذا یوم النصوص علی الخصوص	خاص حضرات پر یہ نص کا دن ہے۔
ھذا یوم شیث، ھذا یوم ادریس	یہ یوم شیث ہے یہ یوم ادریس ہے

ھذا یوم یوشع ھذا یوم شمعونؑ یہ یوم یوشع ہے - یہ یوم شمعون ہے -

صفیعؒ کاتب بصری شاعر مشہور ( ) نے حضرت یوشع اور حضرت امیرالمومنین کی اس مناسبت کو اپنے ایک قصیدہ میں نظم کیا ہے (مناقب ۲/۱۳۹)

ولھم من صفات یوشع عندی	امیرالمومنین علیہ السلام کو صفات
رتبٌ لم اکن لھن نسیا	یوشع میں سے وہ رتبے حاصل ہیں
کان ھذا المادعی الناس موسی	جن کو میں بھول نہیں سکتا - موسیٰ
سابقا قاد حازنا داو ریّا	نے جب سب کو دعوت دی تو یوشع
وعلیٌ قبل البریة صلّی	نے سبقت کی - جب کوئی نماز
خائفا حیث لا یعاین ریا	خوف سے نہ پڑھتا تھا تو علیؑ نے
کان سبقا مع النبیّ یصلی	سب پر سبقت کر کے نماز
ثانی اثنین لم یخش لویّا	پڑھی -

حضرت یوشع کی شخصیت مختلف نقطۂ نظر سے اسلامی لٹریچر میں معرض ذکر میں آتی ہے -

علامۂ شہرآشوب جو آئمہ طاہرین اور انبیاء سابقین کی مشترک مناسبتوں کی تلاش میں ایک خاص نظریہ رکھتے ہیں لکھتے ہیں - حضرت یوشع اور کالب ،، کے متعلق قرآن میں ہے - انعم اللہ علیھما ____ اور آئمہ معصومینؑ کے متعلق ہے - انعمت علیھم ، حضرت یوشع وارث کتاب حضرت موسیٰؑ

تھے - یہ کتاب زمرد اخضر ،، کی تختیوں پر تھی یہ تختیاں دراثتہً منتقل ہوتی رہیں - اور یمن کے بعض قبائل کے ہاتھ آگئیں — یہ لوگ رسول خداؐ کی بعثت کی خبر سُن کر بہ نظر آزمائش حضرت کے پاس آئے - رسول خدا کو بذریعۂ وحی ان کی مراد کی خبر ہو چکی تھی - جب یہ آئے تو رسولؐ نے ان سے فرمایا :-

یا فلان بن فلان ویا فلان بن فلان این کتاب الذی توارثتموہ من یوشع بن نون وصی موسیٰ ،، اے فلاں بن فلاں (بذریعۂ وحی نام پر اطلاع پائی) سب کو اُن کے نام سے پکار کر اس کتاب کا مطالبہ کیا - یہ الواح رسولؐ نے ان سے لے کر امیرالمومنین کے سپرد کیں - امیرالمومنین فرماتے ہیں :-

فیھا علم ما خلق اللہ قامت	اس میں تخلیق عالم کی ابتدا سے
السموات والارض الی ان تقوم	قیام قیامت تک کے کل واقعات
الساعۃ ۱۳۲ مدینۃ المعاجز علامہ ہاشم بحرینی)	ہیں -

حضرت یوشع بحیثیت قائد قوم گر کے | قرآن مجید نے چند قسم کے انبیا کا انتخاب کیا ہے - (۱) وہ انبیا جو نبوت و سلطنت کے مالک ہوئے جیسے حضرت داؤد و سلیمان (۲) وہ جو نبی و صاحب ثروت ہوئے جیسے حضرت ایوب - یہ خوشحال و دولت مند تھے - یا حضرت یوسف جو مملکت مصر کے وزیر و مختار کل تھے - (۳) وہ جو رسول و پیغمبر اور قوم کے سردار ہوئے - جیسے حضرت موسیٰ و ہارون حضرت یوشعؑ بھی اسی زمرہ میں ہیں - (۴) وہ جو زاہد اور تارک الدنیا ہوئے جیسے حضرت الیاسؑ

ویحییٰؑ و ذکریاؑ و عیسیٰؑ (۵) وہ جو رسول و مبلغ ہوئے اور معاش کے اعتبار سے درمیانی زندگی کے پابند تھے ۔ جیسے حضرت اسمٰعیل ۔ الیسع ۔ یونس ولوط ــــ

اس موقع پر ہم کو حضرت یوشع کی نبوت وقیادت پر توجہ کرنا ہے ۔ بحیثیت نبی کے اُن کی خدمات ناقابل انکار ہیں ۔ موسیٰ ایسے اولوالعزم پیغمبر کی تعلیم وتربیت ورہنمائی میں ان کی عمر کا نمایاں حصہ گزرا ۔ حضرت موسیٰ نے اُنکی خدمات کو سراہا ہے اور اون کی جد وجہد کی تحسین کی ۔ وہ اون کے محلِ اعتماد تھے ۔ جہاں دوسروں کے پاؤں اکھڑ جاتے ہیں وہاں یوشع کا نقش قدم ثبات واستقلال کی شمع نبکر روشنی پیدا کر رہا تھا ۔

حضرت یوشع نے دوسروں کے لیئے ، اطاعت پیغمبر کی بہترین مثال قائم کی ۔ خلوص ، شدید جد وجہد ، افضل کی والہانہ پیروی ، بے خوفی ، مسلسل اقدامات کے جو نمونے حضرت یوشع نے چھوڑے وہ ہمیشہ جرأت ودلیری کے مواقع پر بنی آدم کی رہبری کریں گے ۔ انھیں قربانیوں ، فداکاریوں ، غیر متزلزل عزیمت کی وجہ سے انھیں "فتی موسیٰ" کہا گیا ۔ جیسے کہ امیر المومنین علی بن ابیطالب نے اپنی بے انتہا خدمات اور لافانی قربانیوں کی وجہ سے لفظ فتی کو زیادہ وسیع المعنی بناکر لافتیٰ الا علی کا خطاب حاصل کیا ۔

کتاب یوشع وتاریخ دیگر کتابیں حضرت یوشع کی قائدانہ حسین ودلکش تصویر پیش کرتی ہیں ۔ ولادت مسیح سے ڈیڑھ ہزار سال قبل یا جدید تخمینہ کے مطابق

سنہ ۱۷۰۰ ق م میں ستر بنی اسرائیل اپنے آبائی وطن (شام) سے ہجرت کر کے حضرت یوسف کے عہد میں مصر میں آکر آباد ہو گئے ۔ ان کی تعداد میں کافی اضافہ ہوگیا ۔ فراعنۂ مصر کی سخت گیری وتشدد سے یہ جاں بلب تھے ۔ ان کے دن پریشانی وذلت سے گزر رہے تھے ۔ حضرت موسیٰ نے ان کی زندگی میں انقلاب پیدا ہونے اور فرعونی مظالم کا تختہ اُلٹنے کا تہیہ فرمایا ۔ تورات کی روایت کے مطابق ۶ لاکھ بوڑھے ، بچے ، عورت ، مرد ۔ سب فرعون سے جان بچا کر رات کو مصر چل کھڑے ہوئے ۔ یہ تعداد مبالغہ آمیز بتائی جاتی ہے ۔ لیکن ان کی ہجرت کا مسئلہ بے غبار ہے ــ اتفاق یہ ہوا کہ یہ لوگ راستہ بھُول گئے ۔ فرعون اور اس کی فوج نے ان کا پیچھا کیا ۔ فرعون کی غرقابی اور بنی اسرائیل کی نجات تاریخ کا مشہور قصہ ہے ۔ بنی اسرائیل جزیرہ نمائے سینا میں پہونچ گئے ۔ اور سالہا سال متمدن زندگی بسر کرتے رہے ۔ "من وسلویٰ" کی قرآنی غذا اور بارہ چشموں کے خوشگوار پانی سے سرفراز ہوئے ۔ اسی دوران میں حضرت موسیٰ کا انتقال ہو گیا ــــــ حضرت یوشع وصی موسیٰ تھے ہی اُنھوں نے تورات کے الفاظ میں بنی اسرائیل کو "خدا کا حکم سنایا"

تم لشکر کے درمیان گزرو ۔ اور لوگوں کو حکم کرو کہ اپنے لیئے رسد تیار کریں ۔ اس لیئے کہ تین دن کے بعد اس یردن کے پار اُترو گے ۔ تاکہ اس سرزمین کو جو خداوند تمھارا خدا تم کو دیتا ہے مالک ہو جاؤ ــــــــــ

یہ لوگ دشت سینا سے نکل کر ارض کنعاں کے پہلے شہر "اریحا" کی طرف

چلے ۔۔۔ دشمنوں سے مقابلہ ہوا۔ بنی اسرائیل فاتح رہے جنگ کا سلسلہ جاری رہا۔ اور ایک دن تمام ارض مقدس پر ان کا قبضہ ہوگیا۔ اور حضرت یوشع نے بنی اسرائیل کے آبائی وطن کو دشمنوں سے واپس لے کر ان کے وطن میں آباد کیا ــــــــ

قصص الانبیاء علامہ شیخ محمد عبداللہ کسائی مطبوعہ سنہ ۱۹۲۲ء سنہ ۱۳۴۰ھ) میں جناب یوشع کے ذکر میں کعب احبار (   ) کا حسب ذیل بیان ہے۔

بلغنا ان یوشع جدّ فی الجھاد	ہمیں خبر پہونچی ہے کہ یوشع نے جہاد
حتیٰ فتح اللہ علی یدیہ۔ ما ینیف	میں سعی کی خدا نے تقریباً ۳۰ شہروں
علی ثلاثین مدینۃ من مدائن	پر کفار کے ان کو فتح دی ۔ یہ شہر ، شام
الکفار، بارض الشام والجزیرۃ	اور جزیرے کے تھے ۔ یوشع نے ان کی
سبیٰ ذراریھم، واخذ اموالھم	اولاد کو گرفتار کیا۔ ان کا مال لے لیا
وقتل سقاتلھم ثم ان یوشع	ان کے جنگ آزماؤں کو قتل کیا۔
جمع بنی اسرائیل، وخطب فیھم	یوشع نے پھر بنی اسرائیل کو بلایا اور
وقال۔ انکم قد علمتم ان	فرمایا کہ موسیٰ نے ہم سے عہد لیا تھا کہ
موسیٰ عھد الینا الجھاد و	ہم کفار سے جہاد کریں ۔ اس شہر
ھذہ مدینۃ اریحا، قد کان	"اریحا" کو موسیٰ نے فتح کیا تھا اور
فتحھا موسیٰ ونفی عنھا الجبارین	عمالقہ کو یہاں سے جلا وطن کر دیا تھا۔

والآن قد رجعوا الیھا فخذوا اھبۃ	اب وہ پھر آ گئے ہیں۔ جہاد
للجھاد، فان اللہ ینصرکم علیھم	کے لئے آمادہ ہو جاؤ خدا تمہاری
فاجابوہ الی ذلک، وسار بھم	مدد کرے گا۔ حضرت یوشع فوج
حتیٰ نزل ساحۃ الجبارین وتقاتلوا حتیٰ	لے کر چلے جب عمالقہ کے پاس
قتل من الطائفتین خلق کثیر، ثم انھزم الجبارون	پہونچے جنگ ہوئی بہت آدمی
حتیٰ دخلوا مدینتھم وکان ذلک فی	طرفین کے مارے گئے عمالقہ
یوم الجمعۃ عند العشا ـــــــ	بھاگ گئے ـــــــ

تاریخ میں یہ مسئلہ اختلافی ہوگیا ہے کہ حضرت نے ارض مقدس کو خود فتح کیا تھا۔ یا جیسا کہ محمد بن عبداللہ کسائی صاحب قصص الانبیاء کا بیان ہے کہ شہر اریحا وغیرہ حضرت موسیٰ کے عہد میں مفتوح ہو چکے تھے دوبارہ اس پر "عمالقہ" نے قبضہ کر لیا۔ اور حضرت یوشع" نے اسے دوبارہ حاصل کیا۔

حیات القلوب مجلسی رح کی روایت سے عمالقہ سے جنگ کا واقعہ حضرت موسیٰ کے عہد کا ہے ۔ جب حضرت موسیٰ نے بنی اسرائیل کو عمالقہ سے مقابلہ کے لئے آمادہ کیا تو بنی اسرائیل نے دلشکن جواب دیا۔ اسوقت تاریخ دو نام پیش کرتی ہے جو خوف و خطر کے موقع پر سرکف حضرت موسیٰ کے سامنے بہادرانہ و جاں نثارانہ تیور کے ساتھ آئے۔

علامۂ مجلسی رح کہتے ہیں ——— (ترجمہ اردو حیات القلوب ص۲۹۵)

یوشع و کالب نے جوکہ خدا سے ڈرتے تھے۔ اور خدا نے اون پر انکی فرماں برداری کی وجہ سے انعام کیا تھا۔ کہتے تھے۔ کہ عمالقہ سے مقابلہ کرو تم کو غلبہ ہوگا۔ خدا پر بھروسہ کرو یہ دونوں حضرات حضرت موسیٰ کے برادران عم زاد بھی تھے (حضرت موسیٰ سے حضرت یوشع کی قرابت کی نوعیت میں اختلاف ہے)

خود علامہ مجلسی کی یہ رائے ہے جیسے وہ احادیث معتبرہ سے مؤید پاتے ہیں کہ حضرت موسیٰ نے تیہ میں انتقال فرمایا اور حضرت یوشع بنی اسرائیل کو تیہ سے نکال کر ارض مقدس میں لائے۔

خواہ حضرت موسیٰ نے "اریحا" وغیرہ کو خود فتح کیا ہو یا اُن کے بعد حضرت یوشع نے۔ ہر حال میں حضرت یوشعؑ کے خدمات نمایاں ہیں حضرت یوشع عہد حضرت موسیٰ میں بحیثیت سپہ سالار ان کے اقدامات میں پیش پیش رہے۔ اور ان کی وفات کے بعد اون کے اصول و تجاویز کی تعمیل و تکمیل میں اُنھوں نے قائدانہ شان کے جوہر دکھائے۔ حضرت یوشعؑ کو اندرونی و بیرونی ہر طرح کی دشواریوں کا مقابلہ کرنا پڑا۔ لیکن وہ نہایت صبر و برداشت سے ان مقامات کو جھیلتے گئے۔ زوجۂ حضرت موسیٰ کا وصی حضرت موسیٰ یوشع بن نون سے صف آرائی تاریخ کا ایک افسوس ناک واقعہ ہے۔

لیکن حضرت یوشع نے اس مرحلہ کو بھی انتہائی احتیاط و ثبات سے طے کرلیا۔ علامۂ مجلسیؒ حیات القلوب (ص۲۷۳) میں لکھتے ہیں۔

حضرت یوشع جناب موسیٰ کی وفات کے بعد بنی اسرائیل کے پیشوا اور مقتدا تھے اور ان کے تمام امور انجام دیتے تھے۔ مشقتوں پر صبر کرتے تھے سلاطین جور سے جو انھیں تکلیفیں پہونچیں اُسے وہ انگیز کرتے تھے۔ تین ظالم بادشاہوں کا عہد اُنھیں دیکھنا پڑا۔ ان تینوں سلاطین کے مرجانے کے بعد اُن کو استحکام حاصل ہوا۔ قوم موسیٰ کے دو منافقوں نے "صفرا" دختر شعیب زوجہ حضرت موسیٰ کو دھوکا دیا۔ اور انھیں اپنے ساتھ لے کر ایک لاکھ کی فوج سے حضرت یوشع پر حملہ کردیا۔ حضرت کو ان پر فتح حاصل ہوئی۔ اور ان میں سے بہتوں کو اُنھوں نے قتل کیا۔ کچھ بھاگ گئے صفرا دختر شعیب اسیر ہوگئیں۔ حضرت یوشع نے اُن سے کہا کہ دنیا میں ہم نے تم کو معاف کیا تاکہ قیامت میں پیغمبر خدا حضرت موسیٰ سے ملاقات کروں" اور اُن سے تمھاری شکایت کروں"

حضرت یوشع کے لئے رجعت شمس

عمالقہ سے جنگ کے موقع پر مورخ ابن اثیر نے حضرت یوشع کے لیئے رجعت شمس کا واقعہ لکھا ہے:۔

فدخلها وقتل بها الجبارین، وبقیت منهم بقیه وقد قاربت الشمس ———	شہر میں داخل ہوئے اور سرکشوں کو قتل کیا کچھ ابھی رہ گئے تھے۔ سورج

ففعل وحبسها حتی استاصلهم | ڈوبنے ہی والا تھا کہ اُسے روک لیا

(کامل ابن اثیر ۵ ۱ مطبوعہ مصر ۱۳۰۱ھ) | یہاں تک کہ اُن کی بیخ کنی کرلی۔

دوسرے مورخ بھی اس واقعہ کو اپنی کتابوں میں درج کرتے ہیں۔ علّامہ شیخ محمد بن عبداللہ کسائی نے قصص الانبیاء ج ۲ ــــ (مطبوعہ لنڈن ۱۹۲۲ء) میں حضرت یوشع کے لیئے رجعت شمس کا ذکر کیا ہے۔

مجمع الغرائب کے مؤلف محمد درویش بلخی (۵۷) میں لکھتے ہیں۔ یکے از غرائب معجزاتش رد آفتاب بود بفوت عصر الخ مشکل الآثار ابوجعفر طحاوی حنفی م ۳۲۱ھ ۹/۲ مطبوعہ حیدرآباد ۱۳۳۳ھ میں ابوہریرہ سے ایک روایت ہے کہ سرور کائنات نے فرمایا:۔ لم تحبس الشمس الالیوشع" حبس شمس صرف یوشع کے لیئے ہوا یعنی آفتاب کو غروب سے روک لیا گیا ــــــــــــ

مشکل الآثار کے فاضل مؤلف (ابوجعفر طحاوی حنفی) اس حدیث کے ساتھ رفع اشکال کے طور پر ایک اور حدیث نقل کرتے ہیں اور خود ہی شبہ کو دُور فرماتے ہیں:۔

ابوامیّة حدثنا عبداللہ بن	اسما بنت عمیس کہتی ہیں کہ رسول پر وحی
موسی العبسی حدثنا الفضل	ہو رہی تھی اور حضرت کا سر امیرالمومنین
بن مرزوق، عن ابراهیم بن	کی آغوش میں تھا امیرالمومنین
الحسین عن فاطمه ابنة الحسینؑ	نماز عصر نہ پڑھ سکے۔ سورج ڈوب گیا

عن اسماء ابنة عمیس قالت: کان	رسول خداؐ نے امیرالمومنینؑ سے
رسول اللہ یوحی الیه وراسه فی حجر	پوچھا کیا نماز نہیں پڑھی۔ فرمایا
علی فلم یصل العصر، حتی غربت	نہیں ــــ رسولؐ خدا نے دعا کی بمعبودا!
الشمس قال رسول اللہ الاصلیت یا علیؑ	علی تیرے اور تیرے رسولؐ کی اطاعت
قال۔ لا فقال رسول اللہ اللّٰھم انه کان	میں تھے اُن کے لیئے سورج کو پلٹا دے۔
فی طاعتك وطاعة رسولك، فاردد	اسما کہتی ہیں میں نے سورج ڈوبتے
علیه الشمس قالت اسماء فرایتها غربت	ہوئے دیکھا۔ پھر سورج کو غروب کے بعد
ثم رایتها طلعت بعد ما غربت ــــ	طلوع ہوتے ہوئے دیکھا ــــــــ

دوسری روایت میں موصوف نے لکھا ہے:۔ فقام علیؑ ثم توضا ثم صلی العصر ثم غابت الشمس بعد ذٰلك الخ موصوف نے شبہ یہ پیدا کیا کہ حضرت رسولؐ کی حدیث ہے "سورج یوشع بن نون کے علاوہ کسی دوسرے کے لیئے نہیں روکا گیا" حالانکہ حدیث میں ہے کہ پیغمبرؐ کی دعا سے حضرت امیرالمومنین علی ابن ابی طالبؑ کے لیئے بھی ایسا واقعہ ہوا۔ موصوف نے حبس اور رد کا فرق بتایا ہے۔ یعنی وہ کہتے ہیں کہ حضرت یوشع کے لیئے سورج نے غروب سے توقف کیا۔ وقت غروب آگیا تھا لیکن غروب سے اُسے روک لیا گیا لیکن حضرت علی کے لیئے تو غروب ہو کر دوبارہ آفتاب طالع ہوا ــــــــ دیکھنے کی یہ بات ہے کہ تحقیق پسند علما اور وہ حضرات جو فراخدلی رکھتے ہیں اور جن میں اور تنگدل

و متعصب اہل علم کے نقطۂ نظر میں کتنا فرق ہوتا ہے۔ مشکل الآثار کے مؤلف صرف یہی نہیں کہ امیر المومنین کے لیئے رجعت شمس کی روایت نقل کرتے ہیں اور اسے ایک مسلم واقعہ کی طرح بیان کرتے ہیں۔ بلکہ حضرت یوشع کے لیئے حبس شمس کی حدیث سے بظاہر جو شبہ پیدا ہو سکتا تھا اسے دفع کرنا بھی اپنی سعادت سمجھتے ہیں ——— لیکن ابن حزم اندلسی م ۴۵۶ھ نے الفصل فی الملل والنحل ج۴ ص۱۲ مطبوعہ مصر ۱۳۲۱ھ میں لکھا ہے:-

اقلهم غلوا يقولون ان الشمس ——— تابعین علی میں سے کم غلو کرنے والے کہتے ہیں کہ
ردّت لعلی مرتین ——— علیؑ کے لیئے آفتاب دو مرتبہ پلٹا۔

گویا ابن حزم کی نظر میں امیر المومنین کے لیئے اس فضیلت کا قائل ہونا غلو ہے ———

لیکن انھیں مسلمانوں میں ایسے خوش عقیدہ مسلمان بھی ملتے ہیں جو مدح امیر المومنین کے لیئے بھی رجعت شمس تجویز کرتے ہیں۔ ابوبکر بن شہاب الدین شافعی حضرمی نے الشاہد المقبول بفضل ابناء الرسول ص۳۸ مطبوعہ مصر ۱۳۱۳ھ میں لکھا ہے۔

درر الاصداف میں ہے کہ ایک واعظ نے مدح آل رسول میں طول دیا۔ سورج ڈوبنے لگا واعظ نے سورج سے خطاب کرتے ہوئے یہ اشعار پڑھے۔ سورج طالع ہو گیا۔ اور بزم میں شادمانی و مسرت کی لہر دوڑ گئی ——— واعظ نے ذیل کے اشعار پڑھے تھے۔

لا تغربی یا شمس حتی تنقضی ——— اے آفتاب اس وقت غروب
مدحی لآل محمد ولنسله ——— نہ کرنا جبتک آل محمد اور انکی نسل کی ثنا و صفت
واثنی عنانك ان اردت ثناهم ——— ختم نہ ہو جائے۔ اگر تجھے انکی ستائش پسند ہے
انسیت اذ کان الوقوف لاجله ——— تو ٹھہر رہ۔ کیا تجھے یاد نہیں؟ کہ امیر المومنین
ان کان للمولی وقوفك فلیکن ——— کے لیئے ایکبار ٹھہر گیا تھا۔ اگر ان کے لیئے
هذ الوقوف لفرعه ولنجله ——— ٹھہر چکا ہے تو انکی نسل کے لیئے بھی ٹھہر۔

ادائے شکر و تحصیل سعادت کے لیئے میں اس موقع پر اپنے مربی و استاد جناب مفتی سید محمد علی صاحب قبلہ مجتہد لکھنوی طاب ثراہ کی ایک تضمین نقل کرتا ہوں جسے موصوف نے اپنے والد ماجد جناب مفتی محمد عباس صاحب مرحوم کی ایک مشہور نظم پر کی تھی۔

صاحب کشف و کرامات شہ خورد و دشمن
اُس کی سرکار کے محتاج ہیں انساں ہوں کہ جن
اے زہے قوّت اعجاز ہوارات کا دن
رُدّت الشمس له ثم دنت من افق
ولئن صیّرها ادرکة لم تغب

پیغمبر سے گستاخی کا اثر | جب بنی اسرائیل بیت المقدس یا "اریحا" (شام) ایک گاؤں) میں فاتحانہ داخل ہونے لگے۔ تو مشیت الٰہی نے

ان کے نفسیات کا جائزہ لیا۔ اور سرکش و متواضع بندوں میں خطِ فاصل کھینچدیا۔ سورۂ بقرا اور اعراف میں اس موقع کے واقعات بیان کیئے گئے ہیں۔

جب بنی اسرائیل سے کہا گیا اس گاؤں میں بس جاؤ۔ اور جہاں دل چاہے کھاؤ پیؤ اور حِطّہ کہتے ہوئے سجدہ کرتے ہوئے دروازہ میں داخل ہو۔ تو ہم تمھاری خطائیں بخش دیں گے اور نیکی کرنے والوں کے اجر میں ہم اضافہ کریں گے۔ جو بات ان سے کہی گئی تھی ظالموں نے اُسے بدل دیا ہم نے ان کی بیہودگی کی وجہ سے ان پر عذاب آسمانی بھیجدیا،، (اعراف)

بنی اسرائیل نے بجائے حطّہ کے حنطة سمقا،، کہا حطہ" کے معنی تھے اے معبوُ ہماری غلطیاں معاف کر۔ بنی اسرائیل نے حضرت یوشع کے حکم کی توہین کی۔ اور اسی کے مشابہ لفظ زبان سے جاری کرنے لگے جس کے معنی ہیں "سُرخ گیہوں" یعنی ہمیں کھانے کے لیئے گیہوں طلب عفو وبخشش سے زیادہ عزیز ہیں یہ لوگ اکڑتے ہوئے بیت المقدس یا اریحا میں داخل ہوئے ـــ انعام و اکرام الٓہی کی سپاس گزاری کے بجائے احکام الٓہی کی ہنسی اُڑانے لگے۔ عذاب الٓہی نے اُنھیں گھیر لیا۔ اور ایک روز میں ایک لاکھ بیس ہزار آدمی طاعون کا شکار ہو گئے ـــــــــــــ

اسلام نے بھی غازیوں اور فتح مندوں کو قدم قدم پر شکر الٓہی کی تاکید کی ہے اور غرور، نشہ فتح سے سرمست ہونے کی سخت روک تھام کی ہے ـــ

ـــ امیر المومنینؑ نے اپنے فوجی سرداروں اور سپاہیوں کو جنگی وصیتیں کی ہیں۔ ان کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے خدا پرست دشمن کے مقابلہ اور فتح و نصرت کے موقع پر کن کن احتیاطوں کو سامنے رکھتے تھے۔ تمرد و سرکشی وظلم و زیادتی سے حفاظت کے لیئے ان کی نگاہیں کس قدر شدت سے متوجہ رہتی تھیں۔ امیر المومنینؑ فرماتے ہیں:۔

جب تک دشمن خود ابتدا نہ کرے تم جنگ نہ چھیڑنا۔ تم پہلے ہی سے حق پر ہو۔ ان سے پہل نہ کرنا یہ تمھاری سچائی کی دوسری دلیل ہو جائے گی۔ جب تائید الٓہی سے شکست ہو تم کسی بھاگنے والے کو قتل نہ کرنا۔ نہ کسی بیمار کو زخمی کرنا اور نہ کسی زخمی کو قتل کرنا۔ عورتوں کو ستا کر مشتعل نہ کرنا خواہ وہ تمھیں گالیاں دیں۔ اور تمھارے حکام کو بُرا کہیں۔ یہ ناتوان و کمزور دل ہوتی ہیں۔ (نہج البلاغہ ۲/۱۶ مطبوعہ مصر)

جنگ شروع کرنے سے پہلے انتہائی احتیاطیں اور جنگ روکنے کی پوری کوشش۔ صلح کے لیئے آخری سعی اور جنگ کے آغاز کے وقت یاد الٓہی اور حفظ قوانین جہاد اور فتح کے بعد انتہائی انسانیت کا برتاؤ۔ انکسار و خوش خلقی و شکریہ الٓہی وہ نقطہ نظر ہے جسے رہنمین

ہمیشہ اپنے سامنے رکھتے ہیں۔ غیر تربیت یافتہ اور بے دین فوج فتوحات کے نشہ میں چور ہو کر ناسپاسی پر اتر آتی ہے۔ کبر و غرور و سرکشی و تمرد میں مبتلا ہو جاتی ہے۔ جس کے نتیجہ میں عنایات الٰہی سے محروم ہو جاتی ہے۔ اور عذاب و ہلاکت و تباہی و بربادی و زوال و فنا سے سابقہ ہوتا ہے۔

حضرت یوشع امام عصرؑ کے مخصوصین میں

امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ کعبہ سے امام عصر کے ساتھ سترہ ۱۷ شخص حضرت موسیٰ کی قوم سے خروج کریں گے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو حق کی طرف رہنمائی کرتے تھے۔ اور سات ۷ آدمی اہل کہف سے ہوں گے ——— اور یوشع بن نون و سلمان و ابو دجانہ مقداد و مالک اشتر یہ سب حضرات امام کے انصار و حکام ہوں گے (تفسیر صافی سورۂ کہف)

حضرت یوشع کی شہادت

سنہ ۱۴۲۰ ق م میں حضرت ہارون کی وفات ہوئی سنہ ۱۴۵۱ ق م میں حضرت موسیٰ کی وفات ہوئی۔ اور حضرت موسیٰ کے ۲۲ سال بعد سنہ ۱۴۲۳ ق م میں حضرت یوشع کی وفات ہوئی ——— ابن اثیر (ج ۱ ص ۸۷ کامل) کہتے ہیں حضرت یوشع نے ۱۲۷ سال کی عمر پائی۔ حضرت موسیٰ کے بعد

ان کا عہد نبوت ۲۷ سال رہا۔ کتاب یشوع ۲۴/۲۹ میں حضرت یوشع کی عمر ایک سو دس ۱۱۰ سال ہے۔ مجمع الغرائب کے مؤلف محمد درویش بلخی ایک سو ستائیس ۱۲۷ سال لکھتے ہیں

امام حسن علیہ السلام نے امیر المومنین علیہ السلام کی شہادت کے بعد یہ خطبہ پڑھا تھا اس سے حضرت یوشع کی تاریخ وفات اور مہینہ سے بھی واقفیت ہو جاتی ہے۔ بلکہ ایک ایسے امر کا انکشاف ہوتا ہے جس کا پتہ توریت اور عام تاریخوں میں کہیں نہیں ملتا۔ امام حسن علیہ السلام کے بیان کے مطابق حضرت یوشع کی موت طبعی نہ تھی۔ بلکہ آپ نے شہادت پائی ——— امام فرماتے ہیں

ولقد قتلتم اللیلۃ رجلاً فی لیلۃ فیھا نزل القرآن وفیھا دفع عیسی بن مریم وفیھا قتل یوشع بن نون فتی موسیٰ" (تاریخ طبری ۱/۹ جمہرۃ خطب العرب ج ۳۔ احمد زکی صفوت مطبعہ مصر سنہ ۱۹۳۳ء)	تم نے آج کی رات اس بزرگ کو اس شب میں قتل کیا ہے جس میں قرآن نازل ہوا۔ اور اس میں عیسیٰ بن مریم آسمان پر اٹھائے گئے۔ اور اس میں یوشع بن نون قتل ہوئے۔

علامہ مجلسیؒ نے حیات القلوب (ص ۵۰۷ ج ۲ مطبع دبدبۂ احمدی لکھنؤ سنہ ۱۳۰۶ھ) میں لکھا ہے:۔

جس رات کو امیر المومنین علیہ السلام شہید ہوئے طلوع صبح تک جو پتھر اُٹھاتے تھے اس کے نیچے سے خون تازہ جوش کرتا تھا - اور جس رات کو یوشع بن نون شہید ہوئے اس رات کو بھی یہی حال تھا ——

یشوع کی کتاب میں ہے - کوہستان "فرائیم" کوہ حبس کے اتر طرف حضرت یوشع دفن ہوئے محمد درویش البخی مجمع الغرائب میں لکھتے ہیں —— "دفن شریفش قریب بقبرہ جد بزرگوارش فرائیم بن یوسف است "

ہم نے حضرت یوشع کے جو واقعات بیان کئے اون میں اور حضرت امیر المومنینؑ کی زندگی کے واقعات میں اس قدر یکسانیت دیکھی گئی ہے کہ جگہ جگہ پر اون کے واقعات کے تذکرہ کے سلسلہ میں امیر المومنینؑ کے اسی طرح کے واقعات نے توجہ کو مائل کیا —— لیکن اختصار پسندی کی وجہ سے ان واقعات کو ہمیں مجبوراً طرح کرنا پڑا — ورنہ رسولؐ کی یہ حدیث کہ جو موسیٰ سے یوشع کو نسبت ہے وہی علی کو مجھ سے ہے" ایک بہترین متن ہوتی اور دونوں کے کل مشابہ واقعات ایک جگہ رکھہ دیے جاتے —— اور معلوم ہو جاتا کہ تاریخ اپنے واقعات کیونکر دُھراتی ہے ——

درس | افضل کی اطاعت انسان کا شرف ہے - غیر معمولی انسانوں سے وابستگی زندگی کو شاندار بنا دیتی ہے - قوتِ مقاومت

کو زندہ رکھنا شرافت نفس کی علامت ہے - دینی فتوحات سے کبر نہیں پیدا ہوتا - تواضع و انکسار کا اظہار فتحمندی کے بعد صرف اولیاء اللہ سے ہوتا ہے شاہانہ فتوحات استعلا اور فساد فی الارض کے لیئے ہوتے ہیں - غلبہ کے بعد خطاؤں کا معاف کرنا بڑے انسانوں کا وطیرہ رہا ہے - صنف نسواں کے ساتھ انتہائی چشم پوشی ایک بڑی فضیلت ہے انعام الٰہی جس قدر زیادہ ہوتا ہے ناسپاسی کی وجہ سے عذاب بھی اُتنا ہی بڑا ہوتا ہے -

---

مصادر - قرآن مجید - صافی - کشاف - تفسیر ابو السعود - توریت
مناقب شہر آشوب - مصباح متہجد - حیات القلوب - مجمع الغرائب
کتاب یوشع - ملل شہرستانی - اصول کافی - مدینۃ المعاجز
قصص الانبیاء کسائی - تاریخ کامل - مشکل الآثار - شاہد مقبول
طبری - جمہرہ خطب العرب

حضرت خضر علیہ السلام کی زندگی

مؤرخ اعظم حضرت علامۂ سید مجتبیٰ حسن صاحب قبلہ کاموں پوری مجتہد العصر نے انبیاء کرام کی سیرت پر پُراز معلومات مقالات لکھے ہیں۔ سیرت انبیاء پر کوئی قابل قدر تاریخی کتاب نہیں ہے۔ فی الحال حضرت خضر پیغمبر کی زندگی پر علامۂ موصوف کی نادر روزگار کتاب شائع کردی جائے گی بشرطیکہ ۵۰۰ آرڈر عما۔ قیمت کے حساب سے پیشگی وصول ہو جائیں۔

سال ۱۳۶۸ خورشیدی
بازبینی شد

پتہ
نسیم کاظم کاموں پور مجلس علمی
باغ ... لکھنؤ

ازواج انبیاء کے کردار

خواتین کی ذہنی تربیت کیلئے اردو میں بالکل لٹریچر نہیں ہے۔ علامہ سید مجتبیٰ حسن صاحب کاموں پوری کی کتاب اقوام عالم میں عورت کا معیار چھپ چکی ہے۔ اب اگر قوم کی دیندار خواتین توجہ کریں تو علامہ موصوف کی کتاب "ازواج انبیاء کے کردار" شائع کی جائے اس کے بعد ازواج آئمہ پر کتاب شائع کی جائے تاکہ خواتین کا دینی و اخلاقی معیار بلند ہو

جناب سید محمد بن سید زوار حسین صاحب سنبھلی
بی ایس سی زراعت
اسسٹنٹ ماسٹر سٹی ہائی اسکول علی گڈھ
ناشر کتاب حضرت یوشع بن نون

کتابخانه مرکزی آستان قدس رضوی

سرفراز بک ڈپو کے چند نادر تالیفات

سالِ ۱۳۱۸ خورشیدی
واژه‌ن‌ب‌م

تبلیغی مجلس مصنفہ جناب علامہ کاموں پوری مجتہد العصر اس مجلس میں اسلام کی حقیقت بیان کی گئی ہے اور حضرت مسلم کی شہادت قیمت ۴ر محصول ار

کربلا یہ کتاب علامۂ کاموں پوری سید مجتبیٰ حسن صاحب قبلہ مجتہد العصر کی تالیف ہے جس کی شہرت سارے ملک میں ہو رہی ہے واقعہ کربلا پر بے مثل مقالات ہیں عہ ۲ر محصول ۴ر

مقتل عقبہ بن سمعان علامہ کاموں پوری نے یہ نادر مقتل ملک کے سامنے پیش فرمایا ہے صدیوں کے بعد یہ نادر مقتل اہل نظر کے مطالعہ میں آ رہا ہے قیمت عہ محصول ۴ر

مقتل ضحاک ابن عبداللہ مشرقی علامۂ کاموں پوری نے واقعہ کربلا کے عینی شاہد ضحاک کا یہ مقتل شائع کر کے عزاداران امام پر زبردست احسان فرمایا ہے قیمت عہ محصول ۴ر

مقتل ابن واضح یعقوبی یہ تیسری صدی کا شیعہ مورخ ہے علامہ کاموں پوری نے کربلا پر اسکے خیالات کا ترجمہ شائع کیا ہے قیمت عہ محصول ۴ر

پتہ سرفراز بک ڈپو ناداں محل روڈ لکھنؤ

مولوی نسیم کاظم کاموں پوری باغ مکا لکھنؤ